محبتیں

عام کرو...!!

عِیدُ الفطر کا بیان (2025ھ/1446ھ)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لئے
متوقع تاریخ، 31 مارچ 2025ء (یکم شوال 1446ھ) عید الفطر کا

قرآنی بیان

بنام

محبتیں عام کرو...!!

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿..پیارے آقا کا پسندیدہ بندہ
- ✿.. جھگڑے عام ہونے کی ایک وجہ
- ✿..چمکدار جنّتی کمرے
- ✿.. عید کے دِن کا وظیفہ

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)
FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درود شریف کی فضیلت

اَرْبعین عطّار، قسط:2، صفحہ:34، حدیث پاک نمبر 34 ہے:

مَنْ قَالَ: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ الرَّحْمَۃِ وَاَلْقٰی مَحَبَّتَہٗ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ فَلَا یُبْغِضُہٗ اِلَّا مَنْ فِیْ قَلْبِہٖ نِفَاقٌ

ترجمہ: جو کہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ اس نے اپنے اوپر رحمت کے 70 دروازے کھول لیے اور اللہ پاک اس کی محبّت لوگوں کے دِلوں میں ڈالے گا کہ اس سے بُغض نہ رکھے گا مگر وہ جس کے دِل میں نِفاق ہو گا۔[1]

درد و اَلَم کے سر پہ ہوں بادل، درود پڑھ
مِل جائے گا سُکوں دلِ بیکل (بے چین)! درود پڑھ

برسے گی رحمتِ شہِ ابرار بالیقیں
مِٹ جائے گا گناہوں کا کاجَل، درود پڑھ

دُنیا کی اُلجھنوں سے ملے گی تجھے نجات
گر چاہیے نجات مسلسل درود پڑھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...کشف الغمہ، صفحہ:327۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۶۳﴾ (پارہ:10، الانفال:63)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے مسلمانوں کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی۔ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں اُلفت پیدا نہ کرسکتے تھے لیکن اللہ نے ان کے دلوں کو ملا دیا، بیشک وہ غالب حکمت والا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا نہایت کرم اور اِحسان دَر اِحسان ہے کہ اس نے ہمیں ماہِ رمضان جیسی نعمت عطا فرمائی، پھر ماہِ رمضان کے فوراً بعد عِید کا پُر مُسَرَّت (یعنی خوشیوں بھرا) مبارَک دِن عطا فرمایا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! جس طرح ماہِ رمضان ماہِ مغفرت و بخشش ہے، ایسے ہی عِیدُ الفطر کا یہ مبارَک دِن بھی رَبِّ رحمٰن کی رَحمتیں لُوٹنے کا دِن ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ پاک اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، وہ فرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اِس طرح اِعلان کرتے ہیں: اے اُمَّتِ مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! اُس رَبِّ رحیم کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بھلائی کے ذریعے احسان کرنے اور اس پر اجرِ عظیم عطا فرمانے والا ہے۔

پھر اللہ پاک اپنے بندوں سے یوں خطاب فرماتا ہے: تمہیں دن میں روزے رکھنے کا

حکم دیا گیا، تو تم نے روزے رکھے اور اپنے رب کی فرمانبرداری کی، پس تم اپنی نیکیوں کا بدلہ حاصل کرلو اور پھر جب لوگ عید کی نماز ادا کرلیتے ہیں تو مُنَادِی یہ اعلان کرتا ہے کہ تم اپنے گھروں کی طرف مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، تمہارے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔ بے شک اس دن کو آسمانوں میں **یَوْمُ الْجَزَاء** (یعنی نیکیوں کی جزاوبدلے کا دن) لکھ دیا گیا ہے۔ (1)

بعدِ رمضان عید ہوتی ہے | ربّ کی رحمت مزید ہوتی ہے
عید تجھ کو مبارک اے صائِم! (روزے دار) | روزہ داروں کی عید ہوتی ہے
روزہ داروں کے واسطے وَاللہ | مغفرت کی نَوِید ہوتی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عِید محبتیں بڑھانے کا دِن ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے دِن کرنے کا ایک بہت اَہَم کام ہے، کہنے کو تو یہ کام مستحب ہے، یعنی فرض وواجِب نہیں ہے، لیکن اس کی اہمیت اور فضیلت بہت زیادہ ہے، وہ کام کیا ہے؟ اپنے عزیزوں، رشتے داروں اور مسلمان بھائیوں سے ملنا ❁ ان کی دِلجوئی کرنا ❁ ان کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آنا ❁ جن تک پہنچ نہیں سکتے، ان سے فون کے ذریعے رابطہ کرنا ❁ خُدانخواستہ کسی سے ناراضی چل رہی ہو، یا کوئی ہمارے ساتھ ناراض ہو، اسے راضی کرلینا۔ کسی شاعِر نے کہا تھا:

عِید آئی، تم نہ آئے، کیا مزا ہے عید کا
عِید ہی تو نام ہے اِک دوسرے کی دِید کا

---

1 ...معجم کبیر، جلد:1، صفحہ:173، حدیث:617۔

یعنی عِید اَصْل میں یہی ہے کہ آدمی ایک دوسرے سے ملے، دِل جُوئی کرے، رُوٹھوں کو منائے اور محبتیں عام کرے۔

اللہ پاک دِل جوڑتا ہے

ہم نے قرآنِ کریم کی آیت سُنی، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْؕ (پارہ:10، الانفال:63)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے مسلمانوں کے دِلوں میں اُلفت پیدا کر دی۔

یہ اِنْعام یاد کروایا جارہا ہے کہ دیکھو! اللہ پاک نے مسلمانوں کے دِلوں میں محبّت پیدا کر دی ہے۔

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ (پارہ:10، الانفال:63)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کرسکتے تھے۔

یہ آپسی محبّت کی اَہمیت کا بیان ہے، دِلوں میں محبّت ایسی چیز ہے کہ ساری دُنیا کی دولت خرچ کرکے بھی دِل نہیں جوڑے جاسکتے، تلوار کے زور پر سَر جھکائے جاسکتے ہیں، دِل نہیں جھکتے، پیسے اور دولت کے ذریعے مُعاشرہ بگڑ تو سکتا ہے، دِلوں میں محبتیں پیدا ہو جائیں، دِل جُڑ کر ایک ہو جائیں، ایسا نہیں ہوتا تو پھر دِلوں میں محبتیں کیسے بڑھتی ہیں؟ آیئے قرآن سنیئے:

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ (۶۳) (پارہ:10، الانفال:63)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: لیکن اللہ نے ان کے دلوں کو ملا دیا، بیشک وہ غالب حکمت والا ہے۔

یہ صِرف وصِرف اللہ پاک کا اِنْعام ہے کہ اللہ پاک دِلوں میں محبتیں پیدا فرمادیتا ہے۔

پیارے محبوب کا ایک معجزہ

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: عرب کی آپس میں عداوتوں اور سختیِ دِل کا یہ حال تھا کہ وہ قبیلوں اور خاندانوں میں تقسیم تھے، اگر ایک قبیلے کا آدمی دوسرے قبیلے کے بچے کو تھپڑ مار دیتا تو دونوں قبیلے تِیر اور تلواریں لے کر مُقابلے میں آجاتے اور بہت خُون رَیز جنگ ہوتی، جو صدیوں تک باقی رہتی۔ مدینہ کے اَنصار (یعنی) اَوْس اور خَزرَج میں 120 سال سخت جنگ رہی، ان کے ملنے کی کوئی اُمّید ہی نہ تھی۔ دُرود ہوں، اُس ذاتِ کریم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم) پر جس نے ان سب کو ایک کر دیا، اور ایسا ایک کیا کہ وہ لوگ چند جسم اور ایک دِل بلکہ ایک جان بن گئے۔

بدخُلق جو تھے وہ نیک ہوئے، لڑتے تھے ہمیشہ وہ ایک ہوئے
جھگڑے تُو نے آکر میٹ دیئے، تیری فَہم و ذکا کا کیا کہنا!

آیتِ کریمہ میں حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اِسی معجزہ کا ذِکر ہے کہ اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! تمام اَہْلِ عرب کی دُشمنیاں اس حد تک پہنچ چکی تھیں کہ اگر آپ سارے ظاہری اَسباب، دُنیا کی ساری دَولتیں خرچ کر کے انہیں مِلانا چاہتے تو یہ نہ ملتے۔ یہ تو ہماری رحمت، آپ کا معجزہ ہوا کہ چند روز میں یہ سب مِل کر شِیر و شکّر (یعنی پکّے دوست بلکہ بھائی بھائی) ہوگئے۔ [1]

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:10، الانفال، زیر آیت:63، جلد:10، صفحہ:80۔

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا	کس نے قطروں کو مِلایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم	اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا	اِک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آپسی عداوت بھی عذاب ہے

مُفتی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ مُسلمانوں کا اِتّفاق اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے اور ان کی آپس میں لڑائی و نفاق ربّ کا عذاب ہے۔(1)

اللہُ اکبر! وہ لوگ جو بات بات پر ایک دوسرے سے ناراضیاں کر لیتے ہیں، ذرا ذرا سی بات پر تعلّقات توڑ دیتے ہیں، مِلنا جُلنا، بول چال ختم کر دیتے ہیں، اُن کے لئے فِکْر کی بات ہے، مسلمانوں کی آپس کی لڑائی، دِلوں کی دُوری، مفتی صاحِب فرما رہے ہیں کہ یہ رَبّ کا عذاب ہے۔

مؤمن بندے کی شان

بندۂ مؤمن کی کیا شان ہوتی ہے؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ یَاْلَفُ وَلَا خَیْرَ فِیمَنْ لَا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ یعنی مؤمن بندہ محبّت کرنے والا ہوتا ہے، پس جو محبّت نہیں کرتا، نہ اس سے محبّت کی جاتی ہے، اس میں کوئی بھلائی نہیں۔(2)

بعض لوگ ہوتے ہیں جن کی عید بھی تنہائیوں میں گزرتی ہے، کسی شاعِر نے کہا تھا:

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:10، الانفال، زیر آیت:63، جلد:10، صفحہ:82۔

2 ... مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرہ، جلد:4، صفحہ:515، حدیث9436۔

عید کا دِن ہے سو کمرے میں پڑا ہوں اسلم
اپنے دروازے کو باہَر سے مقفل(تالا لگا) کر کے

کئی لوگوں کی عید ایسے ہی گزرتی ہے، عزیزوں، رشتے داروں میں سے کوئی انہیں نہیں بھاتا، نہ کوئی ان سے بات کرنا پسند کرتا ہے، ایسوں کو غور کرنا چاہئے، عِیْد کا دِن خوشی کا دِن ہوتا ہے، ہمیں چاہئے کہ اپنے چہرے پر بھی خوشی رکھیں اور خُوشی خوشی سب کے ساتھ ملا بھی کریں۔

پیارے آقا کا پسندیدہ بندہ

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں بتاؤں جو مجھے بہت پسند بھی ہیں اور میرے بہت ہی قریب بھی ہیں؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ضرور بتائیے! فرمایا: تم میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق اور نرم پہلو رکھنے والے وہ ہیں جو لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور لوگ ان سے محبت کرتے ہیں۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ اچھے اَخلاق والے، لوگوں کے ساتھ گُھل مِل کر رہنے والے، ان کی فضیلت دیکھئے! کچھ کام ہوتے ہیں، جن پر جنّت کی بشارت ہوتی ہے، کچھ کاموں پر جہنّم سے آزادی کا اِنعام ملتا ہے، ان اچھے اخلاق والوں کے نصیب دیکھئے! محبوبِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ میرے بہت پسندیدہ اور بہت ہی قریبی لوگ ہیں۔ گویا دوسرے نیک اعمال سے جنّت ملتی ہے اور اچھے اخلاق کی برکت سے، لوگوں میں گُھل

1... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب حسن الخلق، جلد: 10، صفحہ: 166، حدیث 20322۔

مِل کر رہنے کی برکت سے خُود مالکِ جنّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا قرب نصیب ہو جاتا ہے۔

فضلِ ربِ العُلیٰ اور کیا چاہئیے	مِل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہئیے
دامنِ مُصطفیٰ جس کے ہاتھوں میں ہو	اس کو روزِ جزا اور کیا چاہئیے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جُدا جُدا رہنا شیطانی کام ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم مِل جُل کر رہا کریں، آج کل یہ بھی ایک مسئلہ ہے، مکان پکّے ہوتے جا رہے ہیں، تعلّقات کچے ہو رہے ہیں، دِلوں میں دُوریاں آتی جا رہی ہیں، بعض دفعہ ایک ہی گھر میں رہنے والوں کو آپس میں مُلاقات کا موقع نہیں ملتا، کتنے کتنے دِن گزر جاتے ہیں، مِل بیٹھنا تو دُور کی بات، فون پر بات نہیں ہو پاتی۔ عِید کا دِن تو خصوصیت کے ساتھ مِل جُل کر خوشیاں بانٹنے کا دِن ہے، اس کے عِلاوہ بھی چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک وقت کا کھانا ایک ساتھ کھائیں ❁ سب گھر والے مِل کر بیٹھیں ❁ آپس میں اچھی اچھی باتیں کریں ❁ ایک دوسرے کا حال اَحوال معلوم کریں، اس سے محبتیں بڑھیں گی ❁ یونہی ہمارے قریب قریب کے جو رشتے دار ہیں، خالہ، ماموں، چچا، تایا، زیادہ نہیں تو ہفتے میں ایک آدھ بار، مہینے میں ایک آدھ بار ان کے ساتھ بھی ملنے، بیٹھنے کی روٹین رکھنی چاہئے۔ ہمارے ہاں جو جُدائیاں بڑھتی جا رہی ہیں، کتنا کتنا عرصہ ہو جاتا ہے، آپس میں ملتے ہی نہیں ہیں، اس کی وجہ سے بھی دِلوں میں دُوریاں بڑھ رہی ہیں۔ صحابیِ رسول حضرت ثَعْلَبہ خُشَنی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کی عادت تھی کہ دورانِ سَفَر کسی گھاٹی یا

وادی میں ٹھہرتے تو پھیل جاتے (یعنی الگ الگ ہو کر بیٹھ جاتے)، اس پر اللہ پاک کے پیارے رسول، رسولِ مَقْبُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں الگ الگ ٹھہرنا شیطان کی طرف سے ہے، اس کے بعد لوگ جب بھی کسی جگہ پڑاوَ کرتے تو ایک جگہ مِل کر رہتے۔[1]

پتا چلا؛ مسلمانوں کو آپس میں دُور دُور رہنا، یہ بھی شیطان کے اَثَر سے ہے۔ جب جسمانی طور پر دُوریاں بڑھ جاتی ہیں تو آہستہ آہستہ دِلوں میں بھی دُوریاں آ جاتی ہیں، یُوں آپس میں پیار محبّت، بھائی چارہ وغیرہ دَم توڑ جاتا ہے۔

اِسلامی بھائی چارے اور اُلفت کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں، سب مسلمان مِل جُل کر، پیار محبّت کے ساتھ، اُلفت و بھائی چارے کے ساتھ زندگی گزاریں، اللہ و رسول کو یہ عَمَل بہت پسند ہے۔ اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: روزِ قیامت اللہ پاک فرمائے گا: میرے جلال کے سبب آپس میں محبّت رکھنے والے کہاں ہیں؟ آج (یعنی روزِ قیامت) جبکہ میرے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں، میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرماؤں گا۔[2]

حضرت مُعَاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: میری رِضا کے لئے باہَم محبّت رکھنے والوں، میری رِضا کے لئے مل بیٹھنے والوں، میری رِضا کے لئے ایک دوسرے سے مُلاقات کرنے

---

1 ...ابو داوٗد، کتاب الجہاد، باب مایؤمر من انضمام العسکر...الخ، صفحہ:418، حدیث:2628 ملتقطاً۔
2 ...مسلم، کتاب البر والصلہ، باب فی فضل الحب، صفحہ:996، حدیث:2566۔

والوں اور میری رِضا کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبّت واجِب ہو گئی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ جو اللہ پاک کی رِضا کے لئے اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں، عزیز رشتے داروں، دوستوں وغیرہ سے محبّت کرے، ان سے مِلے، اچھی اچھی باتیں کرے، ایسا خوش نصیب **اللہ پاک کا محبوب بندہ** بن جاتا ہے۔

چمکدار جنّتی کمرے

والدین، بہن بھائی، عزیز رِشتے دار یا مُتَعلّقِین وغیرہ دُور رہتے ہوں تو مُناسب وقفے سے انہیں ملنے جانا بھی سَعَادت ہے، ہاں! مُلاقات صرف وصِرف اللہ پاک کی رَضا کے لئے کرنی چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! برکتیں ملیں گی۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جنّت میں یاقُوت کے مینار ہیں، جن پر زَبَرْجَد (ایک قیمتی پتھر) سے بنے ہوئے کمرے ہیں جو ستاروں کی طرح چمکتے ہیں، پوچھا گیا: ان میں کون رہے گا؟ فرمایا: اللہ پاک کی رِضا کے لئے آپس میں محبّت رکھنے والے، اللہ پاک کی رِضا کے لئے آپس میں مُلاقات کرنے والے اور اللہ پاک کی رِضا کے لئے ایک دُوسرے پر خرچ کرنے والے۔[2]

اللہ پاک تم سے محبّت فرماتا ہے

حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص دُوسرے گاؤں میں رہنے والے اپنے دِینی بھائی سے

---

[1]...مؤطاامام مالک، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، صفحہ:503، حدیث:1828۔

[2]...مسند بزار، جلد:15، صفحہ:282، حدیث:8776۔

ملاقات کے لئے گھر سے نکلا، اللہ پاک نے اس کے راستے میں (اِنسانی شکل میں) ایک فرشتہ بٹھا دیا، جب وہ شخص فرشتے کے قریب پہنچا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں کا اِرادہ ہے؟ کہا: فُلاں گاؤں میں اپنے دِینی بھائی سے ملنے جارہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا اُس کا تجھ پر کوئی اِحسان ہے، جس کے سبب تم اس سے ملنا چاہتے ہو؟ کہا: نہیں، میں اس سے اللہ پاک کی رِضا کے لئے محبّت کرتا ہوں (بس اسی لئے ملنے جارہا ہوں)۔ فرشتے نے کہا: بے شک (میں ایک فرشتہ ہوں) مجھے اللہ پاک نے تمہارے پاس یہ خوشخبری سنانے بھیجا کہ جیسے تُو اللہ پاک کی رِضا کے لئے مُسلمان بھائی سے محبّت رکھتا ہے، اللہ پاک بھی تجھ سے ایسے ہی محبّت فرماتا ہے۔[1]

صُلح تمہارے لئے بہتر ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کیسی کیسی فضیلت کی باتیں ہیں؛ اللہ پاک کی رِضا کے لئے آپس میں محبّت رکھنے والے اللہ پاک کے مَحبوب بن جاتے ہیں، مَحبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے سب سے پسندیدہ اور بہت قریبی ہیں، روزِ قیامت انہیں عرش کا سایہ نصیب ہو گا، ایسی فضیلتوں کا حقدار بننا بہت آسان ہے، مگر ہم بعض دفعہ اپنی اَنا کی وجہ سے، لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے اس کے حقدار نہیں بن پارہے ہوتے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں لڑائیاں ہوتی ہیں، بول چال بند ہوتی ہے، عید تہوار پر بھی آپس میں نہیں ملتے۔ ہمیں صُلح کی طرف بڑھنا چاہئے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ؕ (پارہ:5، النساء:128) | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور صلح بہتر ہے۔

1... مسلم، کتاب: البر و الصلة، باب: فی فضل الحب فی اللہ، صفحہ: 996، حدیث: 2567۔

حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑنے کی فضیلت

حضرتِ ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اس کے لئے جنت کے کنارے ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھئے! صُلح میں کیسی بھلائی ہے...!! اس کی برکت سے بندہ جنّت کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اور صُلح نہ کرنا، رشتے توڑنا، قطعِ رحمی کرنا...!! اس سے کیا ملتا ہے؟ کیا نحوست اُترتی ہے، سنیئے!

ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِٔ رسول ہیں۔ آپ لوگوں کو دَرْس دیا کرتے تھے، ایک دِن آپ لوگوں کو حدیثیں سُنا رہے تھے، اس دوران فرمایا: ہر قاطِعِ رحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ یہ اعلان سُن کر ایک نوجوان اُٹھا اور اپنی پھوپھی جس کے ساتھ اس کا کئی سال پُرانا جھگڑا چل رہا تھا، اس کے ہاں چلا گیا، جاکر معافی تلافی کی، پھوپھی کو راضی کر لیا۔ جب دونوں آپس میں راضی ہو گئے تو پھوپھی نے کہا: بیٹا! تم جا کر حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے سبب پوچھو کہ آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے اِعْلان کی) حکمت کیا ہے؟ نوجوان نے حاضِر ہو کر حکمت پوچھی تو حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: میں نے حُضُور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے: جس قوم میں قاطِعِ رحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اس قوم پر اللہ پاک کی رحمت نہیں اُترتی۔[2]

---

1 ...ابو داوٗد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، صفحہ: 755، حدیث: 4800۔

2 ...الزواجر، جلد: 2، صفحہ: 136-137۔

رشتے توڑنے والے کی نحوست

اللہ! اللہ! غور فرمایئے! صحابیِ رسول ہیں، لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہیں اور بیان کیا کر رہے ہیں؟ رحمتِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک حدیثیں...!! ایسی محفل پر بھی رَحمتیں نہیں اُتریں گی تو پھر کہاں اُتریں گی مگر حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو خطرہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس محفل میں کوئی قاطِعِ رحم ہو اور ہم اس کے سبب سے رحمت سے محروم ہو جائیں...!!

یہ ہے قاطِعِ رحم (یعنی رشتہ توڑنے والے) کی نحوست...!! یہاں سے غور فرمالیجئے کہ جس گھر میں قاطِعِ رحم ہو، جس گلی، جس محلے میں رہتا ہو، اس گھر، اس گلی اور اس محلے پر رحمتیں کیسے اُتریں گی...؟ اور جو خُود قاطِعِ رحم ہے اس کے دِل میں رحمت بھرا کلام قرآنِ کریم کیسے سَما سکے گا؟ اس لئے ہم سب پر لازِم ہے کہ ہم قطعِ رحمی سے پکّی سچّی توبہ کریں، کسی رشتے دار کے ساتھ کسی بھی دُنیوی سبب سے ناراضی چل رہی ہے تو آج ہی اُن کے گھر جا کر، نہ بن سکے تو فون کر کے یا کسی بھی طرح اُن سے صُلح کی کوئی صُورت نِکال لیں۔ صُلح کرنے میں سب سے بڑی جو رُکاوٹ ہے، وہ ہماری اَنا ہے۔ اس اَنا کو ایک طرف رکھ دیجئے! آپ کی غلطی نہیں ہے، کوئی بات نہیں پھر بھی جھک جایئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیۡم! ثواب ملے گا۔

فُلاں نے میرے ساتھ بہت زیادتی کی ہے

جب رشتے جوڑنے، لڑائی جھگڑے اور ناراضیاں ختم کرنے کی بات ہوتی ہے تو عموماً لوگ شکوے کرتے ہیں کہ فُلاں نے میرے ساتھ یُوں کیا، اس نے مجھے یہ دُکھ پہنچایا، وہ ظلم کیا، میں اپنے اُن دُکھوں کو کیسے بُھول جاؤں، اسے کس طرح مُعاف کر دُوں...؟

ایسے اسلامی بھائیوں سے ایک سُوال ہے؟ آپ کے بقول فُلاں نے آپ کے ساتھ بہت ظُلم کیا ہے، بہت زیادتیاں کی ہیں، ذرا بتایئے! کیا اُس نے آپ کو کنویں میں ڈالا ہے؟ کیا اس کے سبب آپ اپنے ماں باپ سے دُور ہوئے ہیں؟ کیا اس کے سبب آپ کو بازار میں فروخت کیا گیا ہے؟ کیا اس کے سبب آپ کو ناحق جیل کاٹنی پڑی ہے؟ یہ سب کچھ حضرت یوسُف علیہ السَّلام کے بھائیوں نے آپ کے ساتھ کیا تھا۔ اس کے باوُجود جب وہ بھائی حضرت یوسُف علیہ السَّلام کے سامنے آئے تو آپ نے کیا کہا تھا؟

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ (پارہ:13، یوسف:92)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔

سُبْحٰنَ الله! کیا شان ہے...!! حضرت یوسُف علیہ السَّلام کے بھائیوں نے بعد میں توبہ کر لی تھی، وہ سب ایک نبی حضرت یعقوب علیہ السَّلام کے بیٹے اور ایک نبی حضرت یوسُف علیہ السَّلام کے بھائی اور سب اللہ پاک کے نیک بندے تھے، مگر غور تو فرمایئے! انہوں نے آپ کو کیسے کیسے دُکھ پہنچائے تھے، اس کے باوُجود حضرت یوسُف علیہ السَّلام کے کمال اَخْلاق دیکھئے! آپ کے پاس طاقت تھی، آپ عزیزِ مصر (یعنی مصر کے بادشاہ) تھے، آپ چاہتے تو ان سے بدلہ لے سکتے تھے مگر آپ نے اُنہیں معاف فرما دیا۔

محبّت بڑھانے کے نسخے

خوشگوار تعلقات، معاشرے کا امن اور سکون برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپسی رنجشوں، ذاتی عداوتوں سے بچا جائے۔ اسی طرح ہم اگر چاہتے ہیں کہ ہمارا گھر، ہمارا معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے، ہمیں لڑائی جھگڑے سے چھٹکارا مل جائے تو پھر ہم

بداخلاقی سے اپنا دامن بچائیں اور محبت بڑھانے کے نسخوں پر عمل کریں، مثلاً: ❁ آپس میں تحائف دینا ❁ سلام میں پہل کرنا ❁ ایک دوسرے کی خوشی غمی میں شریک ہونا ❁ دعوت پر بلانا اور دعوت قبول کرنا ❁ بیمار ہونے پر حال معلوم کرنا ❁ خوشی کی خبر سن کر مبارک باد دینا ❁ وقتاً فوقتاً ملاقات کرنا ❁ مشکلات میں مدد کرنا ❁ اچھا مشورہ دینا ❁ صلح میں پہل کرنا ❁ ماضی کی تلخ باتوں کو نہ دہرانا ❁ غلطیوں سے درگزر کرنا ❁ احترام کرنا ❁ بچوں پر شفقت کرنا وغیرہ اچھی اچھی عادات پر عمل کرلیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ایک اچھا مثالی معاشرہ بن جائے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی ہمّت کرنی چاہیے! آج ہمّت کریں گے، اپنی اَنَا کو مٹا کر، صبر کا گھونٹ پِی کر ناراضیاں ختم کریں گے، صُلح کی طرف بڑھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

جھگڑے عام ہونے کی ایک وجہ

پیارے اسلامی بھائیو! معاشرے میں دُوریاں، لڑائی جھگڑے، محبّت اور بھائی چارے کی کمی جو عام ہو رہی ہے، بھائی بھائی سے دُور ہے، اس کی بہت ساری وُجوہات ہیں، ایک وجہ جو حدیثِ پاک میں بیان ہوئی، وہ سنئے!

حضرت عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نماز شروع ہونے لگتی تو سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمارے کندھے سیدھے کرتے اور فرماتے: صف سیدھی رکھو! آپس میں اِخْتلاف نہ ڈالو (یعنی صف ٹیڑھی نہ کرو، جُدا جُدا ہو کر کھڑے نہ رہو) ورنہ تمہارے دِلوں میں اِخْتلاف پڑ جائے گا۔ (1)

---

1 ... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف...الخ، صفحہ: 169، حدیث: 432

اللہ! اللہ! اَثَر دیکھئے! اِدھر مسجد میں صَف بناتے ہوئے بے احتیاطی کی، صف ٹیڑھی بنائی، آپس میں مِل کر کھڑے نہ ہوئے، کندھے سے کندھا نہ مِلایا، اس کا اَثَر صِرْف نماز پر نہیں پڑے گا، اس کا اَثَر پُورے مُعاشرے پر پڑے گا، آپس کی محبّت مِٹ جائے گی، دِل دُور دُور ہو جائیں گے اور معاشرے میں بے اَمنی اور بے سکونی کا ٹھکانا ہو جائے گا۔

پتا چلا: مسجد میں باجماعت نماز پڑھتے ہوئے صفیں احتیاط کے ساتھ سیدھی کرنی چاہئیں، آپس میں مِل کر کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! پیار و محبّت میں اضافہ ہو گا۔

فرشتوں جیسی صف بناؤ...!!

حضرت جابِر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: تم ایسے صَفّ کیوں نہیں بناتے، جیسے فرشتے بناتے ہیں۔ ہم نے عَرْض کیا: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! فرشتے کیسے صَفّ بناتے ہیں؟ فرمایا: پہلے اگلی صَفّ مکمل کرتے ہیں اور خوب مِل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ [1]

معلوم ہوا؛ فرشتوں کے وہ کام جو ہم بھی کر سکتے ہیں، ان کاموں میں فرشتوں کی مشابہت (*Similarity*) اختیار کرنا شریعت کو پسند ہے۔

نماز نہ پڑھنے کا وبال

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک اور بات پر غور فرمایئے! بندہ مسجد میں آئے، باجماعت نماز بھی پڑھے، پھر اس نماز میں صَفّ سیدھی نہ کرے، مل کر کھڑا نہ ہو، اس کا یہ

1 ... تفسیر بغوی، پارہ:23، سورۂ صافات، زیرِ آیت:1، جلد:3، صفحہ:653۔

اَثَر ہے کہ دِلوں میں دُوریاں آجاتی ہیں تو سوچئے! اگر بندہ مسجد ہی میں نہ آئے، نماز ہی نہ پڑھے، اس کا اَثر کیا ہو گا...؟

افسوس! جب سے مسلمان مسجدوں سے دُور ہوئے ہیں، ہر چیز میں تَنَزُّلی کا شکار ہوتے چلے جارہے ہیں۔ بڑی تشویشناک بات ہے! عید کے دِن نمازیوں کی تعداد بہت کم رہ جاتی ہے۔ نمازِ عید کا اجتماع ماہِ رمضان کی رونقوں کا گویا اِختتامی اجتماع ہوتا ہے، جب ماہِ رمضان کا چاند نظر آتا ہے، اس دِن نمازِ عشا کے وقت مسجدوں میں رونق لگتی ہے اور بد قسمتی سے آہستہ آہستہ نمازی کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ عید کے دِن ظہر کے وقت بہت کم نمازی رِہ جاتے ہیں، اِلَّا مَاشَآءَاللہ! جہاں عید کے دِن بھی نمازیوں کی رونق رہتی ہو گی، وہاں رہتی ہو گی، ورنہ عمومی مشاہدہ یہی ہے کہ عید کے دِن ایک امام صاحب ہوتے ہیں اور گنتی کے چند نمازی...!!

عید الفطر کے اس مبارک اجتماع میں پکّی نیّت کریں کہ آج بھی اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ساری نمازیں باجماعت ادا کریں گے اور صِرْف آج ہی نہیں، پُورا سال بلکہ مرتے دَم تک پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصِل کرتے رہیں گے، یہ نیّت کیجئے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

بھائی مسجد میں جماعت سے نمازیں پڑھ سدا | ہوں گے راضی مصطفےٰ، ہو جائے گا راضی خدا

آیئے! نمازِ باجماعت کے چند فضائل سنتے ہیں:

نمازِ باجماعت کے فضائل

امیر المؤمنین، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دو جہاں کے

سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں کو مَحبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے۔[1]

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت | ہو توفیق ایسی عطا یااِلٰہی!

حضرت ابو سعید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ پاک کے آخری رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت (یعنی ضرورت) کا سُوال کرے تو اللہ پاک اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔[2]

جماعت سے گر تُو نمازیں پڑھے گا | خدا تیرا دامن کرم سے بھرے گا

مختلف اَحادِیث کے مطابق ❁ فرض نماز جماعت سے ادا کرنے میں اِیمان والا ہونے کی گواہی ہے ❁ اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں کو مَحبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے ❁ نمازِ باجماعت اکیلے پڑھنے سے 27 دَرجے افضل ہے ❁ اللہ پاک اور اُس کے فرشتے باجماعت نماز پڑھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں ❁ باجماعت عشا کی نماز پڑھنا گویا آدھی رات قیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ❁ فجر کی نماز باجماعت پڑھنا گویا پوری رات قِیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ❁ باجماعت نماز پڑھنے والا پُل صراط سے سب سے پہلے بجلی کی مانند گزرے گا ❁ باجماعت نماز ادا کرنے والوں کی شان و شوکت دیکھ کر اَہلِ مَحْشَر رَشک کریں گے ❁ باجماعت نماز پڑھنے والے کے گناہ بخشے جائیں گے ❁ جو نمازِ باجماعت کے لئے مسجد میں آئے، اس کو ہر قدم کے بدلے ثواب ملے گا ❁ مسجد کی طرف جانے والے کے ہر قدم پر ایک دَرَجہ بلند

1 ...مسند احمد، جلد:2، صفحہ:309، حدیث:5112۔
2 ...کَنْزُ الْعُمّال، کتابُ الصّلوٰۃ، جز:7، جلد:4، صفحہ:227، حدیث:20239۔

ہوتا ہے اور ❁ ایک گناہ مٹادیا جاتا ہے ❁ اللہ کریم اس کے لیے صبح وشام جنّت میں مہمانی کا اہتمام فرمائے گا ❁ نماز کے لیے اُٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے ❁ بندہ جب تک نماز کا انتظار کرتا رہے، بھلائی پر رہے گا ❁ اللہ پاک کی حفاظت میں رہے گا ❁ شیطان سے محفوظ رہے گا ❁ باجماعت نماز پڑھنے والے کو روزِ قیامت عرش کا سایہ نصیب ہو گا ❁ اسے جہنّم، منافقت اور غفلت سے نجات نصیب ہو گی ❁ آپس میں محبت بڑھے گی۔ (1)

ایک طویل حدیثِ پاک میں ہے: سرکارِعالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ❁ جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر بیٹھ کر اللہ پاک کا ذِکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا اس کے لئے جنّتُ الفِردَوس میں 70 دَرَجے ہوں گے، ہر 2 دَرجوں کے درمیان اِتنا فاصلہ ہو گا جتنا ایک سُدَھایا ہوا (*Trained*) تیز رفتار عمدہ نسل کا گھوڑا 70 سال میں طے کرتا ہے اور ❁ جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے جنّتِ عدن میں 50 دَرَجے ہوں گے، ہر 2 دَرَجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا ایک سُدھایا ہوا (*Trained*) تیز رفتار عمدہ نسل کا گھوڑا 50 سال میں طے کرتا ہے اور ❁ جس نے عصر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے اَولادِ اِسماعیل میں سے ایسے 8 غلام آزاد کرنے کا ثواب ہو گا جو کعبہ شریف کی دیکھ بھال کرنے والے ہوں اور ❁ جس نے مغرب کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے حجِ مبرور (یعنی مقبول حج) اور مقبول عمرے کا ثواب ہو گا اور ❁ جس نے عِشا کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر میں قیام (یعنی عبادت) کرنے کے برابر ثواب ہو گا۔ (2)

---

1 ...فیضان نماز، صفحہ: 139۔

2 ...شُعب الایمان، باب الصبر، جلد: 7، صفحہ: 137، حدیث: 9761۔

خدا! سب نمازیں پڑھوں باجماعت	کرم ہو پئے تاجدارِ رسالت

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! نمازِ باجماعت کے کیسے کیسے فضائل ہیں۔ یقیناً عید کے دِن بھی جماعت سے نماز پڑھنا واجِب ہے جبکہ کوئی اور شرعی مجبوری نہ ہو۔ لہٰذا آج بھی ساری نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی پکّی نیت کیجئے اور آیندہ پورا سال بھی نمازِ باجماعت کا پابند رہنے کا عزم کر لیجئے۔ اللہ پاک ہمیں عاشِقِ نماز بنائے۔

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز	ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فرحت نماز	ہے مریضوں کو پیغامِ صحّت نماز
نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ	رب سے دلوائے گی تم کو جنت نماز
پیارے نبی کی آنکھ کی، ٹھنڈک نماز ہے	جنت میں لے چلے گی جو، بے شک نماز ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عید کے دِن کا وظیفہ

مکاشفۃُ القُلوب میں ہے: عید والے دِن 300 بار سُبْحٰنَ اللہِ وَ بِحَمْدِہٖ پڑھ کر تمام فوت شُدہ مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کر دیا جائے، اس کی برکت سے ہر مسلمان کی قبر میں 1000 اَنْوار داخِل ہوں گے اور جب پڑھنے والا قبر میں جائے گا تو اس کی قبر میں بھی 1000 اَنْوار داخِل ہوں گے۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صدقہ خیرات کی عادت بنایئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح نماز پڑھنے اور زیادہ سے زیادہ صدقہ خیرات کی

عادت بنانی ہے، جن پر توز کوٰۃ فرض ہو، ان پر تو لازِم ہے کہ زکوٰۃ ادا کریں اور حساب لگا کر بلکہ عاشقِ رسول مفتی صاحِب سے حِساب لگوا کر پُوری پُوری زکوٰۃ ادا کریں۔ زکوٰۃ میں ایک روپے کی بھی کمی کرنا، گُناہ کا کام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نفلی صدقہ و خیرات کی بھی عادت بنایئے! بالخصوص عیدُ الفطر آ رہی ہے، صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالکِ نصاب پر جس کا نصاب حاجتِ اَصلِیہ سے فارغ ہو واجب ہے۔[1] اللہ پاک فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىۙ (۱۴) (پارہ:30، الاعلیٰ:14)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جس نے خود کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گا۔

تفسیر خزائنُ العرفان میں ہے: اِس آیت میں تَزَکّٰی سے مُراد صدقۂ فِطر دینا ہے۔[2] یعنی جو بندہ عِیدُ الفطر کے موقع پر صدقۂ فِطر دے کر غریبوں کو عِید کی خوشیاں منانے کا موقع فراہَم کرتا ہے، اس کا دِل ستھرا ہو جاتا ہے اور وہ فلاح و کامیابی تک پہنچ جاتا ہے۔

صدقۂ فطر ادا کیجئے!

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: مدنی سرکار، غریبوں کے غمخوار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے صدقۂ فِطر مُقرّر فرمایا تاکہ فضول اور بیہودہ کلام سے روزوں کی طہارت (یعنی صفائی) اور مسکینوں کی خوراک کا انتظام بھی ہو جائے۔[3]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: جب تک صدقۂ فطر ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان لٹکا ہوا رہتا ہے۔[4]

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:935، حصہ:5۔
2 ...تفسیر خزائنُ العرفان، پارہ:30، الاعلیٰ، زیرِ آیت:14، صفحہ:1099۔
3 ...ابو داوٗد، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر، صفحہ:263، حدیث:1609 ملتقطاً۔
4 ...تاریخِ بغداد، جلد:9، صفحہ:122، حدیث:4735۔

اگر کسی کی طرف سے ابھی تک صدقۂ فطر کی ادائیگی نہیں ہوئی تو نمازِ عید سے فارغ ہوتے ہی صدقۂ فطر ادا کر دیا جائے۔

فطرے کی ادائیگی 4 طرح سے ہوتی ہے

صدقۂ فِطر کی مقدار کے 4 اعتبار ہیں: (1): کِشمِش (2): کھجور (3): جَو شریف یا اُس کا آٹا (4): گندم یا اُس کا آٹا ❁ کِشمِش کے اعتبار سے صدقۂ فِطر ادا کرنا ہو تو اس کی اس سال (2025ء میں) پاکستان میں مقدار 6 ہزار روپے فی کَس ہے ❁ کھجور کے اعتبار سے 2400 روپے ❁ عَجْوہ کھجور کے اعتبار سے 19 ہزار روپے ❁ جَو شریف کے اعتبار سے 700 روپے اور ❁ گندم کے اعتبار سے 240 روپے۔

صدقۂ فِطر کی ادائیگی میں اپنی حیثیت کا لحاظ رکھنا چاہئے، جسے اللہ پاک نے مال و دولت سے نوازا ہے، اُسے چاہئے کہ کِشمِش کے اعتبار سے صدقۂ فطر ادا کرے، جو یہ نہ کر سکتا ہو تو کھجور کے اعتبار سے 2400 روپے فی کَس ادائیگی کرے، جو اتنی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ جَو شریف کے اعتبار سے 700 روپے فی کَس اور جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو، وہ گندم کے اعتبار سے 240 روپے فی کَس کے حساب سے ادائیگی کرے۔ جتنا گُڑ ڈالیں گے، اتنا میٹھا ہو گا یعنی راہِ خُدا میں جتنا زیادہ خرچ کریں گے، اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! زیادہ برکتیں نصیب ہوں گی۔

عطیات کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کی اپنی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی، اس وقت 80 سے زائد شعبہ جات میں دین کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ اَلحمدُلِلّٰہ! ❁ ہزاروں مدارس و جامعات

قائم ہو چکے ہیں جن میں لاکھوں طلبا و طالبات دینی تعلیم حاصِل کر رہے ہیں ❁ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر) کے ذریعے امّت کو اِسلامک لٹریچر فراہم کیا جارہا ہے ❁ سوشل میڈیا کے ذریعے کروڑوں لوگوں کو اسلامی معلومات فراہم کی جارہی ہیں ❁ مدنی چینل اردو، انگلش، بنگلہ، کِڈز مدنی چینل، بزرگوں کا مدنی چینل اور عربی ویب چینل کے ذریعے دینِ اسلام کی تعلیمات کو عام کیا جارہا ہے اور ❁ دنیا بھر میں مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے قائم شعبہ ایف جی آر ایف (***FGRF***) کے ذریعے دُکھی مسلمانوں کی خدمت کی جارہی ہے۔

آپ بھی خِدمتِ دین کے اِس کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجئے! اپنے عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے، آپ کے چندے یعنی ڈونیشن کو کسی بھی جائز، دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی، بھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور محفوظ کاموں میں لگایا جاسکتا ہے تاکہ بڑھتے ہوئے اخراجات کو پُورا کیا جاسکے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم | اِک اِک گھر میں مچ جائے دھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ | یااللہ! مری جھولی بھر دے[1]

اللہ پاک ہمیں قرآنِ کریم کا فیضان نصیب فرمائے، دِل لگا کر خشوع و خضوع کے ساتھ نمازیں پڑھنے، خوب خوب صدقہ و خیرات کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)...وسائلِ بخشش، صفحہ:123۔

شش عید کے روزں کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول! رَمَضان شریف کے بعد شوّال شریف کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان اس مہینے میں عید الفطر کے بعد 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آیئے ان روزوں کے فضائل سنتے ہیں تاکہ ہمارا یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کا ذہن بنے، چنانچہ ❁ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر 6 دن شوّال میں روزے رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[1] ❁ جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد شوّال میں 6 روزے رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے عمر بھر کا روزہ رکھا۔[2] ❁ خَلیلِ مِلَّت مفتی محمد خلیل خان برکاتی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد مسلسل رکھے جائیں تب بھی حَرَج نہیں اور بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں 2 روزے اور عید کے دوسرے دن ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام ... الخ، جلد: 3، صفحہ: 322، حدیث: 5102۔
2 ... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ... الخ، صفحہ: 424، حدیث: 1164۔
3 ... سُنّی بہشتی زیور، صفحہ: 347۔